باسمہ سبحانہ تعالیٰ

دار الافتاء

الجامعۃ الاسلامیۃ دار العلوم وقف دیوبند الہند

DARUL IFTA DARUL ULOOM WAQF DEOBAND, U. P. 247554 INDIA

نمبر .... التاریخ ....

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام مسئلہ ذیل کے بارے میں

محترم المقام حضرت مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کرونا وائرس کی وجہ سے لاک ڈاؤن وغیرہ کے قصوں سے آپ حضرات بخوبی واقف ہیں ۔ اللہ تعالیٰ انسانیت کو اس ابتلاء سے بہت جلد نجات عطا فرمائے آمین۔ دنوں میں ایک اجتماعی اہم مرحلہ قربانی کا پیش آنے والا ہے الگ الگ ریاستوں میں بلکہ کہا جائے تو الگ الگ اضلاع اور منڈلوں میں الگ الگ طرح کے حالات ہیں ان حالات میں چند امور دریافت طلب ہیں۔

(1) جن لوگوں پر قربانی واجب ہے اگر وہ صرف واجب قربانی ادا کردیں اور پچھلے سالوں کی طرح سے جو نفلی قربانیاں کیا کرتے تھے اس کی رقم ضرورت مندوں کو دے دیں تو اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

(2) جو لوگ شوق سے اجتماعی فربہ اور اچھا جانور ذبح کیا کرتے تھے اگر وہ اس مرتبہ شرعی حدود میں رہتے ہوئے کم درجے کا جانور جس کی قیمت بہت زیادہ نہ ہو بلکہ مناسب ہو ذبح کرلیں اور اس کی بچت رقم اہل مدارس یا دیگر مستحقین کو دے دیں تو اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

(3) لاک ڈاؤن کی وجہ سے بہت سارے مقامات پر مویشی بازار بند ہوگئے ہیں اور دیہاتوں میں جانور خریدنے کے لیے جانے والوں کو دیہاتی لوگ بیماری کے خوف سے اندر آنے نہیں دیتے ہمارے شہر راچوٹی کے اطراف اور اسی طرح تلنگانہ کرناٹک اور تمل ناڈو وغیرہ ریاستوں میں بہت سے قریے دیہات ابھی بھی چاروں طرف سے بیماری کے خوف سے محصور کردیے گئے ہیں وہ لوگ نہ باہر کے لوگوں کو اندر آنے دیتے ہیں اور نہ اندر کے لوگوں کو باہر جانے دیتے ہیں اور تا ہنوز بہت سارے پیشہ ور قصابوں کو پولیس والے آجکل بھی ذبح کرنے نہیں دے رہے ہیں بارہا ایسا دیکھا جاتا ہے کہ جو لوگ چھپ چھپا کر ذبح کرلیتے ہیں پولیس والے گوشت سمیت ان کو گرفتار کرکے لے جاتے ہیں اور ان پر جرمانہ بھی عائد کرتے ہیں انہی ایام میں اگر ایام قربانی بھی آجائیں تو صاحب نصاب شخص اپنی قربانی کس طرح سے ادا کرے گا؟؟ اگر کوشش کرنے کے بعد بھی ایام قربانی میں قربانی کی کوئی شکل نہیں بن سکتی تو کیا بعد قربانی وہ قیمت صدقہ کرے گا؟

(4) بہت سے مدرسوں میں لوگ قربانی کی رقم بھیج دیا کرتے ہیں اور مدرسے والوں کو اپنی قربانی کا وکیل بنا دیتے ہیں کہ وہ ان کی طرف سے قربانیاں کردیں اس وقت کی غیر یقینی صورتحال میں اگر مدرسہ والے اس صراحت سے رقم لیں کہ اگر قربانی ہمارے

Contact : Office: +91-1336-222752 Mob.+91-9760363320 / 9359921785 Website:- www.darululoomwaqf.in / www.dud.edu.in

Scanned with CamScanner

مقام پر نہیں ہو سکتی تو ہم ملک کے دوسرے مقامات پر جہاں آسانی سے قربانی ہو سکتی ہے آپ کے قربانی کرا دیں گے اور اگر کسی وجہ سے قربانی نہ ہو سکی تو آپ کی رقم مدرسہ میں لگا دیں گے تو شرعا اس کا کیا حکم ہوگا؟

المستفتی: محمد عثمان راجکوٹی

الجواب

۸ … / ۱۲۶

واللہ الموفق: قربانی کے تعلق سے اصولی طور پر یہ باتیں ذہن میں رہنی چاہیے کہ صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے اور قربانی کا کوئی بدل نہیں ہے یعنی ایام قربانی میں قربانی کرنا ہی ضروری ہے، قربانی کی جگہ صدقہ وخیرات کرنا یہ قربانی کا نہ بدل ہے اور نہ ہی اس سے قربانی کا فریضہ ساقط ہوتا ہے ہاں اگر قربانی کرنے کی تمام تر کوششوں کے باوجود ایام قربانی میں قربانی نہیں ہو سکی تو اب اس کی قضا نہیں ہے؛ بلکہ اگر جانور زندہ ہو تو وہی جانور یا پھر جانور کی قیمت صدقہ کردی جائے۔ اب تمام سوالات کا حکم نمبروار لکھا جاتا ہے (1) موجودہ حالات میں جب کہ کاروبار وغیرہ بند ہونے کی وجہ سے بہت سے لوگ فقر وافلاس میں مبتلا ہیں اور کھانے اور دانے کو ترس رہے ہیں ایسی صورت میں بہتر معلوم ہوتا ہے کہ صاحب نصاب حضرات واجب قربانی کرلیں اور نفلی قربانی کو اس سال ترک کرکے اس کے پیسے غرباء ومساکین میں تقسیم کردیں اس میں بھی بہتر ہوگا کہ ایام قربانی سے پہلے یا بعد میں وہ رقم تقسیم کی جائے؛ اس لیے کہ ایام قربانی میں سب سے افضل عمل قربانی کرنا ہی ہے۔ نفلی صدقات میں افضل انفع للفقراء کی رعایت ہے اور اس وقت انفع للفقراء یہی ہے کہ نفلی قربانی کی جگہ رقم اور دیگر اشیاء صدقہ وخیرات کی جائیں (2) قربانی میں اصل حکم یہی ہے کہ فربہ اور قیمتی جانور کی قربانی جائے تاہم موجودہ حالات میں اگر مناسب جانور کی قربانی کردی جائے اور اس سے بچے رقم سے مدارس یا ضرورت مندوں پر خرچ کردیا جائے اس میں شرعی طور پر کوئی قباحت معلوم نہیں ہوتی ہے؛ بلکہ الامور بمقاصدہا کے تحت یہ ایک مستحسن عمل معلوم ہوتا ہے کہ دونوں جانب توجہ دی جارہی ہے، (3) جیسا کہ اوپر اس کی وضاحت آئی کہ قربانی کا کوئی بدل نہیں ہے اس لیے کہ حتی الامکان قربانی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور قربانی کے لیے خود قربانی کرنا ضروری نہیں ہے؛ بلکہ قربانی ایک مالی عبادت ہے جس میں نیابت بھی جائز ہے تو اگر کسی شہر یا گاؤں میں ایسے حالات ہوں جہاں قربانی کا جانور خریدنا یا قربانی کرنا مشکل ہو تو کسی دوسرے علاقہ میں معلوم کرکے جہاں پر قربانی کی سہولت ہو وہاں پر قربانی کرادی جائے تاکہ ایام قربانی میں قربانی کا فریضہ ادا ہوجائے۔ ہاں اگر یہ صورت بھی ممکن نہ ہو سکی اور قربانی کرنے کی تمام تر کوشش کے باوجود قربانی نہیں ہو سکی تو ایام قربانی کے گزر جانے کے بعد قربانی کی رقم مدارس یا غرباء میں صدقہ کردیا جائے (4) مدارس کا اس صراحت کے ساتھ کہ اگر ہمارے یہاں نظم نہیں ہو سکا تو ہم کسی دوسرے مقامات پر آپ کی قربانی کرادیں گے اور اگر دوسرے مقامات پر بھی ممکن نہیں ہوا تو قربانی کے ایام کے بعد آپ کی رقم مدرسہ میں لگا دیں گے یہ شرعا درست ہے؛ اس لیے کہ موکل کی اجازت سے وکیل کا کسی دوسرے کو وکیل بنانا جائز ہے اور بلا اذن موکل وکیل کا کسی دوسرے کو وکیل بنانا درست نہیں ہے۔ ارباب مدارس جنہوں نے قربانی کے لیے لوگوں سے رقم وصول کی ہے انہیں موکلین کے طرف سے قربانی کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے لیکن اگر تمام تر کوشش کے باوجود ممکن نہ ہو تو پھر اس رقم کو صدقات کے مصرف میں استعمال کر سکتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

ومنها أنه لا يقوم غيرها مقامها في الوقت, حتى لو تصدق بعين الشاة أو قيمتها في الوقت لا يجزئه عن الأضحية, ومنها أنه تجري فيها النيابة فيجوز للإنسان أن يضحي بنفسه أو بغيره بإذنه؛ لأنها قربة تتعلق بالمال فتجري فيها النيابة سواء كان المأذون مسلما أو كتابيا (فتاوی عالمگیری، ۵/ ۲۹٤) (قال) أي القدوري في مختصره (وليس للوكيل أن يوكل فيما وكل به، لأنه) أي الموكل (فوض إليه) أي إلى الوكيل (التصرف) أي التصرف الذي وكل به (دون التوكيل به) أي لم يفوض إليه التوكيل بذلك التصرف فلا يملكه (وهذا) أي عدم جواز توكيل الوكيل فيما وكل به (لأنه) أي لعلة أن الموكل (رضي برأيه) أي برأي الوكيل (والناس متفاوتون في الآراء) فلا يكون الرضا برأيه رضا برأي غيره فيكون الوكيل في توكيل الغير مباشرا غير ما أمر به الموكل ولا تجوز (فتح القدیر 8/99) (لو لم يضح حتى مضت أيام النحر إن كان أوجب على نفسه) بأن عين شاة فقال: لله علي أن أضحي بهذه الشاة سواء كان الموجب فقيرا أو غنيا (أو كان المضحي (فقيرا وقد اشترى شاة بنية الأضحية تصدق بها حية وإن كان) من لم يضح (غنيا) ولم يوجب على نفسه شاة بعينها (تصدق بقيمة اشترى أو لم يشتر لأنها واجبة على الغني) عينها أو لم يعينها (العنایۃ شرح الہدایۃ 9/514) لا يقوم غير الأضحية من الصدقات مقامها حتى لو تصدق إنسان بشاة حية أو بقيمتها في أيام النحر لم يكن ذلك مغنيا له عن الأضحية, لاسيما إذا كانت واجبة, وذلك أن الوجوب تعلق بإراقة الدم, والأصل أن الوجوب إذا تعلق بفعل معين لا يقوم غيره مقامه كالصلاة والصوم (الموسوعة الفقهية الكويتية ۵/۷٦)۔ فقط والله اعلم بالصواب۔

کتبہ امانت علی قاسمی دار الافتاء دار العلوم وقف دیوبند

1441/11/8ھ۔2020/6/30ء